جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (36)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ شرکاءِ قربانی کا تقسیم سے پہلے اپنی اپنی مرضی کا گوشت لے لینا
☆ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم اور طریقہ
☆ عورت کے لیے بلیڈ استعمال کرنا ☆ اُدھار فروخت پر زیادہ قیمت لگانا
☆ رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے متعلق احسن الفتاویٰ کے مسئلہ پر اشکال
☆ والدین کے آپس میں نکاح کرنے سے ان کی سابقہ اولاد کے درمیان نکاح حرام نہیں ہوتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرکاءِ قربانی کا تقسیم سے پہلے اپنی اپنی مرضی کا گوشت لے لینا:

سوال: عیدالاضحیٰ کے موقع پر والدہ اور چار بھائی مل کر قربانی کیلئے ایک گائے لیتے ہیں۔ ذبح کرنے کے بعد اپنی اپنی پسند کا گوشت اپنی مرضی سے کم یا زیادہ لے لیتے ہیں۔ زیادہ تر قیمے کا گوشت، نہاری کے لیے بونگ کا اور دوسری قسم کا گوشت الگ الگ لے لیا جاتا ہے اور اس تقسیم پر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا، سب اکٹھے ہوتے ہیں، اس وقت سب اکٹھے ہی کھانا پکاتے ہیں، شام کو سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ رشتہ داروں میں اور غرباء کو بھی گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ جائز ہے؟ کیونکہ گوشت کا وزن کر کے تقسیم نہیں کیا جاتا۔ باہمی رضامندی سے ہی ہر کوئی اپنی پسند کا گوشت لے لیتا ہے؟

جواب: قربانی کا گوشت باقاعدہ وزن کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے، شرکاء کا باہمی رضامندگی سے اپنی اپنی مرضی کا گوشت لے لینے کا مذکورہ طریقہ شرعاً جائز نہیں، ایک مرتبہ باقاعدہ تقسیم کے بعد اگر کوئی شریک اپنے حصے کا سارا یا کچھ گوشت دوسرے کو دینا چاہے تو اس کی اجازت ہے، اسی طرح اگر سب بھائی اکٹھے رہتے ہوں، کھانا پینا مشترک ہو تو تقسیم کرنا ضروری نہیں، گوشت اکٹھے پکا کر شرکاء مل کر کھائیں تو جائز ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم اور طریقہ:

سوال: کس قسم کے مریض کیلئے کرسی پر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے؟ مسجدوں میں بعض کرسیاں ایسی بنی ہوئی ہوتی ہیں جن کے سامنے ایک تختہ نصب ہوتا ہے، جس پر مریض دونوں ہاتھ رکھ کر پیشانی رکھتا ہے، یعنی سجدہ کرتا ہے، ایسی کرسیوں کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے بیان فرمائیں۔ (مولوی خضر حیات)

جواب: آج کل کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ایک عام رواج ہو گیا ہے، جس کو بھی تھوڑی بہت تکلیف گھٹنوں یا کمر میں ہو رہی ہو وہ سہولت کی خاطر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ بعض صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہی نہیں، اس لیے ذیل میں اس مسئلے کی پوری وضاحت لکھی جاتی ہے کہ کس قسم کے مریض کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے اور کس کے لیے نہیں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں، سجدہ کرنا لازم ہے:

(1) جو مریض قیام پر قادر نہیں البتہ رکوع وسجدہ کر سکتا ہو تو اس کے لیے زمین پر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنا فرض ہے۔

(2) جو مریض زمین پر بیٹھ کر باقاعدہ سجدہ نہیں کر سکتا مگر سر اتنا جھکا سکتا ہو کہ زمین تک زیادہ سے زیادہ دو اینٹوں کے برابر تقریباً ایک بالشت (9 انچ) یا اس سے کم فاصلہ رہ جائے تو اس کے لیے اتنی یا اس سے کم اونچی کسی چیز تپائی وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہے، اشارہ سے نماز نہیں ہوگی۔

(3) جو مریض زمین پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا، مگر کرسی سے اتر کر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے اور کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کی اونچائی کے برابر یا اس سے ایک بالشت (9 انچ) اونچی کوئی تپائی بھی سامنے نہیں رکھی ہوئی تو ایسے مریض کے لیے کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے لیے اشارہ کرنا درست نہیں، زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری ہے۔

(4) جو مریض زمین پر بیٹھ کر باقاعدہ سجدہ نہیں کر سکتا اور نہ اتنا سر جھکا سکتا ہے کہ زمین تک ایک بالشت فاصلہ رہ جائے مگر کرسی پر بیٹھ کر اگر نماز پڑھے تو کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر یا اس سے ایک بالشت (9 انچ) اونچی تپائی وغیرہ پر سر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے اور کرسی اور تپائی کا گھر میں انتظام ہو سکتا ہے، مسجد میں نہیں ہو سکتا تو مسجد میں کرسی پر اشارہ سے نماز پڑھنا درست نہیں، گھر میں تپائی پر سجدہ کرنا لازم ہے۔

واضح رہے کہ آج کل مساجد میں رکھی کرسیوں کے سامنے ترچھے لگے ہوئے تختے عام طور پر دو اینٹوں کی

مقدار (تقریباً ایک بالشت) سے زیادہ اونچے ہوتے ہیں، اس پر اگر ایسے شخص نے سجدہ کیا تو وہ اشارہ کے حکم میں ہوگا اور ایسے شخص کی نماز کی صحت کے لیے اشارہ کافی نہیں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے:

(1) جو مریض قیام پر قادر نہیں، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر ہے لیکن رکوع وسجدہ کرنے پر قادر نہیں، مثلاً کمر میں تکلیف ہے یا آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے، سخت تکلیف یا کسی ناقابل برداشت جسمانی نقصان کے اندیشے کی بناء پر زمین پر باقاعدہ سجدہ نہیں کرسکتا اور نہ اتنا جھک سکتا ہے کہ زمین تک ایک بالشت یا اس سے کم فاصلہ رہ جائے تو وہ اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ مگر اس میں بھی لازماً یہ احتیاط کرے کہ سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے۔

(2) جو مریض رکوع وسجدے پر قادر نہیں اور سجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اس سے قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے، اگر ایسا مریض کرسی پر نماز پڑھنا چاہتا ہے اور اتنا نہیں جھک سکتا کہ بیٹھنے کی جگہ کے برابر اونچی تپائی یا کرسی کی سیٹ سے تقریباً ایک بالشت یا اس سے کم اونچی تپائی پر سجدہ کر سکے تو وہ کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کرکے نماز پڑھ سکتا ہے، اس کے سامنے تپائی وغیرہ رکھنا ضروری نہیں، کیونکہ اس صورت میں اسے اشارہ سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ تاہم اگر کسی نے سامنے رکھی ایسی تپائی یا سامنے نصب تختہ جو کرسی کی سیٹ سے دو اینٹوں کی مقدار تقریباً ایک بالشت (9 انچ) سے زیادہ اونچا ہے، پر سجدہ کیا تو اس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(3) زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں لیکن اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہے اور کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر یا اس سے تقریباً 9 انچ اونچائی تک سر جھکا سکتا ہے لیکن اپنے محلے سے دور ہے اور کسی ایسی چیز کا انتظام نہیں ہوسکتا تو اس صورتحال میں یہ مریض کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

عورت کے لیے بلیڈ استعمال کرنا:

سوال: عورت اپنے جسم سے، چہرے سے، بازوؤں سے اور ٹانگوں سے بال بلیڈ وغیرہ سے صاف کرسکتی ہے یا نہیں؟ براہِ کرام وضاحت سے جواب عنایت فرمائیں۔ (ایک بہن ۔ سرگودھا)

جواب: کرسکتی ہے، مگر عورت کے لیے چونے کا استعمال بہتر ہے۔ البتہ چہرے کے بال چونے سے صاف کرنے کی بجائے اکھیڑنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے متعلق احسن الفتاویٰ کے مسئلہ پر اشکال کا جواب:

سوال: احسن الفتاویٰ 3 / 288 پر رکوع میں شرکت کا طریقہ یوں مذکور ہے کہ آنے والا مقتدی بحالتِ قیام تکبیرۂ تحریم کہے اور ہاتھ نہ باندھے، معمولی قیام کے بعد بغیر تکبیر کہے رکوع میں چلا جائے۔ بندہ کو مسئلہ کی دونوں جزوں میں اشکال ہے۔ پہلے جزء میں اشکال یہ ہے کہ اگرچہ اب محل قراءت نہیں رہا لیکن امام نے تو گزشتہ قیام میں ہاتھ باندھے تھے اور مقتدی کو متابعت امام کا حکم ہے جس کا تقاضا ہے کہ بحالت رکوع شامل ہونے والا مقتدی بھی ہاتھ باندھے۔ نیز قانون ہے کہ موقع بیان میں عدم ذکر شیء کے عدم کی دلیل ہے پس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسی حالت میں داخل نماز ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی علیحدہ تعلیم منقول نہیں تو ثابت ہوا کہ اس حالت کا کوئی جدا حکم نہیں۔ دوسرے جزء میں بھی یہی بات ہے کہ صحیح حدیث میں ہے: کان یکبر فی کل خفض ورفع اور مذکور حال کے متعلق آپ سے کوئی علیحدہ تعلیم ثابت نہیں۔ (ایک سائل)

جواب: واضح رہے کہ رکوع میں امام کے ساتھ شرکت کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ مقتدی تکبیر تحریمہ کہہ کر سیدھا رکوع میں چلا جائے۔ حدیثِ مبارک "وإذا رکع فارکعوا" سے اسی کی تائید ہوتی ہے اور متابعتِ امام کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ متابعت امام کا مطلب فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا

ہے کہ امام کے ساتھ افعالِ صلوٰۃ میں شرکت کی جائے اور ظاہر ہے کہ افعالِ صلوٰۃ میں امام کے ساتھ کامل شرکت اسی صورت میں ہے، کیونکہ اس طرح رکوع میں تو شرکت ہو ہی جاتی ہے، رکوع کے بنص حدیث بحکم قیام ہونے کی وجہ سے قیام میں بھی حکماً شرکت ہوجاتی ہے۔ اس تفصیل سے آپ کے پہلے اشکال کا جواب اس طور پر ہوگیا کہ جب رکوع میں امام کے ساتھ شرکت سے حکماً قیام میں شرکت ہوگئی تو ثناء، قراءت اور ہاتھ باندھنا وغیرہ جو امورِ صلوٰۃ بحالتِ قیام انجام دیے جاتے ہیں، ان سب ہی میں حکماً شرکت ہوگئی، لہٰذا ایسے مقتدی کے لیے جس طرح ثناء وقراءت کی ضرورت نہیں اسی طرح ہاتھ باندھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ نیز ہاتھ باندھنے اور ثناء پڑھنے میں امام کے ساتھ رکوع نہ ملنے کا قوی اندیشہ ہے۔ صف میں پہنچ کر بلا وجہ رکعت کو کھو دینا اور امام کے ساتھ شرکت کی برکات سے محروم رہنے کا ناپسندیدہ ہونا ظاہر ہے۔ ہدایہ وفتح القدیر کی درجِ ذیل عبارات ملاحظہ ہوں:

في الهداية: ومن انتهى إلى الإمام في ركوعه فكبّر ووقف حتى رفع الإمام رأسه لا يصير مدركًا لتلك الركعة خلافًا لزفر، هو يقول: أدرك الإمام فيما له حكمه القيام فصار كما لو أدركه' في حقيقة القيام الخ.

وفي الفتح تحته: ولنا أن الإقتداء متابعة وشركة. قال صلى الله عليه وسلم: إنما جعل الإمام ليؤتم به، فلا تختلفوا عليه ...... (وفيه) ”وإذا ركع فاركعوا“ ...... الخ فعلم أن الإقتداء متابعة على وجه المشاركة، ولم يتحقق من هذه مشاركة لا في حقيقة القيام ولا في الركوع فلم يدرك معه الركعة إذا لم يتحقق منه مسمّى الإقتداء الخ. (هداية مع فتح القدير: ۱/ ۵۰۰، مكتبة دار الباز)

رہا آپ کا دوسرا اشکال تو اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث کا صحیح مطلب ومحمل فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سمجھتے ہیں اور فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ بحالتِ رکوع شریک ہونے والے مقتدی کے

لیے ثناء پڑھنا یا دوسری تکبیر کہنا ضروری نہیں، فتح القدیر کی عبارت ملاحظہ ہو:

”ومدرك الإمام في الركوع لا يحتاج إلى تكبيرتين، ولو نوىٰ بتلك التكبيرة الواحدة الركوع لا الإفتتاح جاز ولغت نيته“ ...... إلى قوله ...... ولو أدركه في الركوع يسبح ويترك الثناء الخ. (۱/۵۰۱)

اُدھار فروخت پر زیادہ قیمت لگانا:

سوال: میرا شوز کا کاروبار ہے اور میرے پاس مختلف ہول سیلروں سے نقد اور ادھار میں مال آتا ہے۔ ایک ہول سیلر سے جو مال آتا ہے وہ مجھے ادھار پر مال دیتا ہے۔ مال کا جو بل بنتا ہے اس بل میں سات فیصد اضافی کمیشن لگاتا ہے۔ یعنی کسی چپل یا جوتے کی قیمت 400 روپے ہے تو وہ مجھ سے ادھار میں 428 روپے اور اگر نقد مال لیا جائے تو 400 روپے کا ہی دیتا ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ دکان کی قیمت سے ادھار پر جو سات فیصد کمیشن لیتا ہے وہ اس کے لیے لینا اور میرے لیے دینا حلال ہے یا نہیں؟ (محمد اسلم۔نوشہرو فیروز)

جواب: نقد کے مقابلے میں ادھار پر مال مہنگا فروخت کرنا جائز ہے، اس لیے مسئولہ صورت میں ادھار پر مال کی بیع میں کمیشن کے نام پر جو سات فیصد اضافہ لیا جاتا ہے وہ شرعاً جائز ہے۔

والدین کے آپس میں نکاح کرنے سے ان کی سابقہ اولاد کے درمیان نکاح حرام نہیں ہوتا:

سوال: عبدالشکور اور عبدالغفور دو بھائی ہیں، عبدالشکور کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔ عبدالشکور کا انتقال ہو گیا۔ ان کے بھائی عبدالغفور کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے، ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اب عبدالشکور کی بیوی اور عبدالغفور نے آپس میں شادی کر لی تو کیا عبدالعفور کی بیٹی کا نکاح عبدالشکور کے بیٹے کے ساتھ ہو

سکتا ہے؟ جبکہ لڑکی کے باپ اور لڑکے کی ماں نے آپس میں شادی کر لی ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ (ایک سائلہ)

جواب: مذکورہ صورت میں زوجۂ عبدالشکور کے بیٹے کا عبدالغفور کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ والدین کے آپس میں نکاح کرنے سے جو اولاد اس نکاح سے پہلے پیدا ہوئی ہو، اُن کے درمیان نکاح کے جواز پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]